Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:7 (1965)

# اِنتخاب

## علوم جدید اور اخلاق و مذھب

...دوسرا مسئلہ تعلیم کا ھے۔برسوں سے ھر حلقے سے تعلیمی انقلاب کی آواز سننے میں آتی ھے - مگر تعلیمی ضرورتوں کے عملی پہلوکا کوئی محرم نہیں ملتا ۔ تعلیم میں صرف ابتدائی درسی زبان ، حکایات و قصص دیو مالا اور مذھبیات ھی تو نہیں - ان سب کا مقصد علوم و فنون حاصل کرنے کی راہ ھموار کرنا ھے - جن میں سے ھر ایک کی تفصیل پورا مطالعہ چاھتی ھے۔ پھر ایک کڑی سے دوسری کڑی پیوست ھے - ۴۷ ، ۴۸ ع میں ھندوستان کی اعلی تعلیم فرانس سے بیش تھی - اس آزادی کے سولہ برسوں میں ھم نے جمود اختیار کیا اور تعلیم میں ترقی کی تو وہ ایجاد بندہ ، جو الٹی مضر نکلی - ھمارے یہاں اھل استادوں کی ھر سطح پر کمی ھے اور پڑھائی وہ چیزیں جاتی ھیں جن کو زمانہ کوسوں پیچھے چھوڑ چکا ھے - جبکہ ایک فرانس نے اتنے دنوں میں وہ ترقی کی ھے کہ ھمارے اچھے استاد بھی یہاں آ کے خود کو مبتدی محض پاتے ھیں - کیا عملی علوم میں اور کیا نظری میں یہ سب باتیں قابل لحاظ ھیں — روز افزوں فتنے نئی تعلیم کے آوردہ نہیں۔ھماری روز افزوں جہالت کا نتیجہ ھیں - افسوس کہ ھم نعمت کو عذاب اور محرومی و خسران کو فائدہ سمجھ رھے ھیں - تعلیم تو عملی زندگی کے معیار پر اقدار کو پرکھنے کی کسوٹی ھے - اس پر خود کو کامل عیار ثابت کرنا ھے - نہ کہ اپنی کوتاھیوں کا پردہ فاش کرنے والے کو برا بھلا کہتے رھنا - تعلیم نو کے نتیجے میں ھونے والی ایجادات اور اس سے پیداشدہ اجتہاد سے عروق مردہؑ مغرب میں خون زندگی دوڑا - جب ھم قوالی اور علم

کلام کی بھول بھلیاں میں صدیوں اپنا نقد حیات لٹا کے کنگال ہوچکے تو اس نئی جاندار مخلوق نے قانون الٰہی کے مطابق ہمارا قلع قمع کردیا - ہم صرف ''نوجوان اقوام نو دولت کے ہیں پیرایہ پوش،، کا آج تک گلہ کرتے چلے آتے ہیں - یورپ کا تہذیبی، تجارتی، سیاسی وغیرہ ہر قسم کا تسلط ہی ہم پر اس لئے ہوا کہ وہ ہر عمل کے میدان میں ہم سے کوسوں آگے نکل گئے تھے اور آگے ہیں - ہم نے اپنی آنکھیں بجائے آگے کے پیچھے دیکھنے پر وقف کر دی ہیں -

علوم جدید کے مسائل سچے اخلاق و مذہب سے ہرگز کہیں متعارض نہیں ہوتے - ہم چونکہ اپنی تعلیمات ہی سے معرا ہیں، دوسروں کی تہذیب جاہلی سے متاثر ہوتے ہیں - نہ کہ ان کے علم و عمل سے - میں نے یورپ میں کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ اسلام کے علاوہ ہر جگہ بت پرستی ہے اور جہاں رسول آخرالزماں کی تہذیب نہیں پہونچی وہاں من و عن جاہلیت کا دور ہے، نئے انداز میں یا پرانے - ہمارے استاد ڈاکٹر گھولے صاحب نے بالکل یہی بات کہی کہ عیسائی گرجے دیکھ کے تو میں یہی کہتا ہوں کہ یہ لوگ بھی ہماری طرح مورتی پوجا کرتے ہیں - لیکن یہ مورتی پوجا یورپ کو ہندوستان یا دیگر ایشیائی ممالک کی پسماندگی کی آماجگاہ نہ بنا سکی- اس لئے کہ ان کے تہذیب و اخلاق، عقائد و مذہب ایک طرف (ان سب کے اپنے تصورات ہیں) اور ان کی شب و روز کی محنت دوسری طرف - یہاں جن ہندی، پاکستانی وغیرہ نوجوانوں کو مذہب بیزار پایا - وہ یا تو کسی شدید رد عمل سے دو چار ہیں ورنہ وہی ہیں جو ادب، زبان، اقدار ہی نہیں علوم یعنی سائنس و معاشیات وغیرہ میں بھی مبتدی ہی نہیں جاہل محض ہیں - جبکہ دوسری طرف عبدالسلام جیسے عالمی صف میں درجۂ اول ماہر طبیعات نظری بلکہ فرد فرید کے ایمان اور عمل کی مثالیں بھی ہیں -

ہماری ملت کی نجات اسی میں ہے کہ ہم علوم جدیدہ، اپنے تہذیبی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ، زیادہ سے زیادہ تہذیبی شعور اور انہماک سے سیکھیں، پڑھیں اور برتیں - یہ زندگی کے دو متبادل رخ ہیں - کمال دونوں کے بدرجہ، کمال امتزاج و توازن میں مضمر ہے - (**صدق جدید - ۳ اپریل ۱۹۶۴ع**)